واعظ الجمعہ

حفظِ قرآن کے فضائل اور حفّاظ کا مقام ومرتبہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حفظِ قرآن کے فضائل اور حفّاظ کا مقام ومرتبہ

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

قرآن مجید...ایک عظیم سرچشمۂ ہدایت

برادرانِ اسلام! قرآن مجید وہ عظیم آسمانی کتاب اور سرچشمۂ ہدایت ہے، جس میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلّق ضروری رَہنمائی ہے،اس کی تلاوت،اسے حفظ کرنا،اسے محبت بھری نگاہ سے دیکھنا،اور اس میں غَور وفکر کرنا سب عبادت ہے،اللہ تعالی ہمیں قرآنِ پاک کی اَہمیت اور مقام ومرتبہ سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا

ہے: ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾[1] "(اس قرآن میں) لوگوں کی ہدایت، رَہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں ہیں!"۔

اس مقدّس کلام کی تلاوت شِفاء اور رَحمت کا باعث ہے، اللہ ربّ العالمین قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[2] "ہم قرآن میں وہ چیز اُتارتے ہیں، جو ایمان والوں کے لیے شِفا اور رحمت ہے!"۔

میرے محترم بھائیو! قرآن کریم کس قدر مبارَک کتاب ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اللہ ربّ العالمین نے اس کے ہر حرف کی تلاوت کے عوض دس ۱۰ نیکیاں رکھی ہیں، حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ الله فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، ولَامٌ حَرْفٌ، ومِيمٌ حَرْفٌ»[3] "جس نے کتابُ اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے عوض ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا ثواب دس ۱۰ گنا ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے، بلکہ "الف" ایک حرف ہے، "لام" ایک حرف، اور "میم" ایک حرف ہے!"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۸۵.

(۲) پ۱۵، بني إسرآءيل: ۸۲.

(۳) "سنن الترمذي" أبواب فضائل القرآن، ر: ۲۹۱۰، صـ۶۵٤.

لہذا جن لوگوں نے کلامِ مجید کی اَہمیت کو جانا، اسے سمجھ کر پڑھا، یاد کیا، اور اس کے اَحکام پر عمل کیا، وہ یقیناً کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

قرآنِ کریم حفظ کرنے کی فضیلت

عزیزانِ گرامی قدر! احادیثِ مبارکہ میں قرآنِ کریم سیکھنے، اسے حفظ کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے متعدّد فضائل بیان ہوئے ہیں، ایک روایت میں حضرت سیّدنا عبد اللہ بن بُریدہ اَسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ قَرَأَ الْقُرآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ، أُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجاً مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لاَ يُقَوَّمُ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُوْلاَنِ: بِمَ كُسِيْنَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخذِ وَلَدِكُمَا الْقُرآنَ»[1] "جس نے قرآنِ پاک پڑھا، سیکھا اور اُس پر عمل کیا، اُسے بروزِ قیامت نُور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی رَوشنی سورج کی رَوشنی کی طرح ہوگی، نیز اُس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا، کہ ساری کی ساری دنیا اس کے آگے کچھ نہیں، تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کس لیے یہ لباس پہنایا گیا ہے؟ انہیں بتایا جائے گا کہ تمہاری اولاد کے قرآنِ کریم پڑھنے، سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے کے سبب"۔

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب فضائل القرآن، ر: ٢٠٨٦، ٢/ ٧٩١.

لہٰذا اس عظیم الشان کتاب قرآنِ مجید کے ذریعے اپنے عقائد واعمال کی اصلاح کیجیے، اس کی بلاناغہ تلاوت کو اپنا شِعار بنائیے، اور اپنی اولاد کو حفظِ قرآن جیسی انمول دَولت سے جھولی بھرنے کی تاکید وترغیب دیجیے؛ کہ اس کی برکت سے صراطِ مستقیم پر چلنے، اور منزلِ مقصود تک پہنچنے میں بہت آسانی ہوگی -ان شاء اللہ عزّوجلّ- ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا﴾[1] "یقیناً یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے، اور ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں، انہیں خوشخبری سناتا ہے بڑے ثواب کی!"۔

عزیزانِ مَن! قرآنِ پاک ہم مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے، اس کو سیکھنے سکھانے اور اسے زبانی یاد کرنے والے کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے، حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»[2] "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن پاک سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے"۔ لہٰذا جو قرآنِ کریم پڑھے ہوئے نہیں ہیں، انہیں چاہیے کہ جلد از جلد صحیح طَور پر قرآنِ پاک پڑھنا سیکھ لیں، اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تعلیمات سے رُوشناس کرائیں۔

---

(١) پ١٥، بني اسرآءيل: ٩.

(٢) "صَحِيحُ البخاري" كتابُ فَضَائل القُرآن، ر: ٥٠٢٧، صـ٩٠١.

قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ دو ۲ کمالات سے نوازتا ہے:

(۱) ایک یہ کہ وہ خود قرآنِ کریم سے نفع حاصل کرتا ہے۔ (۲) اور دوسرا یہ کہ وہ اللہ تعالی کی عطا کی ہوئی توفیق سے، فیضانِ قرآن کو دوسروں تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، اسی بناء پر حدیثِ پاک میں اسے بہتر واعلیٰ قرار دیا گیا ہے۔

قرآن پاک سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے

حضراتِ ذی وقار! حفظِ قرآن کی کس قدر اَہمیت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ جس شخص نے قرآنِ پاک کا تھوڑا سا حصہ بھی یاد نہ کیا، حدیثِ پاک میں اسے ویران گھر سے تشبیہ دی گئی ہے، حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ القُرْآنِ، كَالبَيْتِ الخَرِبِ»[۱] "قرآن پاک سے خالی سینہ ویران گھر کی مانند ہے"۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ جس قدر ممکن ہو، قرآن پاک ضرور زبانی یاد کیجیے، اور اپنے بچوں کو بھی اس کی ترغیب دیجیے! ؏

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں   اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار![۲]

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب فضائل القرآن، ر: ۲۹۱۳، صـ٦٥٥.

(۲) "کلیاتِ اقبال" صـ۶۴۸۔ "ضربِ کلیم" "اشتراکیت"، صـ۱۴۸۔

دینِ اسلام میں باعمل حافظِ قرآن اور قاری کا مقام ومرتبہ

عزیزانِ محترم! حفظِ قرآن مجید وہ عظیم سعادت ہے، جس کے سبب حافظِ قرآن پر ربِ کریم کے لُطف وکرم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اس پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہونے لگتی ہے، نورانی فرشتے اس کے پَیروں تلے اپنے پَر بچھاتے ہیں، حافظِ قرآن کا اپنے خالق ومالک سے ایک روحانی رابطہ قائم ہوجاتا ہے، وہ اپنے دل کی عمیق گہرائیوں میں سعادت، خوش بختی اور انوار وتجلّیات کا کیف وسرور محسوس کرتا ہے، اللہ عزّوجلّ کی مدد اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔

دینِ اسلام میں باعمل حافظِ قرآن اور قاری کا مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلاَلَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ»(۱) "جس نے قرآنِ مجید پڑھا اور اُسے یاد کرلیا، اُس کے حلال کو حلال جانا، اور اُس کے حرام کو حرام جانا، تو اللہ تعالی اُسے جنّت میں داخل فرمائے گا، اور اُس کے گھر والوں میں سے ایسے دس ۱۰ افراد کے حق میں اُس کی شَفاعت قبول فرمائے گا، جن پر جہنم واجب ہوچکا تھا"۔

---

(۱) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل قارئ القرآن، ر: ۲۹۰۵، صـ۶۵۳.

حضرت سیّدُنا سہل بن معاذ جُہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا، لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا»[1] "جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس کی تعلیمات پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی چمک اگر تمہارے بیچ ہوتی، تو وہ سورج کی اس روشنی سے بھی بہتر ہو تی، جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے، (جب اس کے ماں باپ کا یہ درجہ ہے) تو پھر بتاؤ کہ خود اُس شخص کا کیا درجہ و مقام ہوگا؟ جس نے قرآن پاک پر عمل کیا ہوگا!"۔

ایک اَور روایت میں ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ، فَلَهُ أَجْرَانِ»[2] "جو قرآن پاک پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے، اور جو رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر پڑھنا شاق ہے (یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ الفاظ ادا ہوتے ہیں) اس کے لیے دُگنا ثواب ہے!"۔

---

(١) "سنن أبي داود" باب في ثواب قراءة القرآن، ر: ١٤٥٣، صـ٢١٦، ٢١٧.

(٢) "سنن أبي داود" باب في ثواب قراءة القرآن، ر: ١٤٥٤، صـ٢١٧.

حافظِ قرآن کے مقام ومرتبہ سے متعلّق حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک روایت میں ہے، کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «يَجِيءُ صاحبُ القُرْآنُ يَوْمَ القِيَامَةِ فيَقُولُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ فيُلْبَسُ تَاجَ الكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ، فيُقَالُ [لَهُ]: اقْرَأْ وَارْقَأْ، وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً»(۱) "صاحبِ قرآن (یعنی قرآن پاک سے شَغف رکھنے والا) قیامت کے روز آئے گا، تو قرآن پاک عرض کرے گا: اے میرے اللہ! تو اسے پہنا، تب اس شخص کو عزّت وکرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن پاک عرض کرے گا: اے میرے رب! اسے اور زیادہ دے، تب اسے بزرگی کا حُلّہ پہنایا جائے گا، قرآن پاک پھر عرض کرے گا: اے میرے اللہ! اس سے راضی ہوجا، تب اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہوجائے گا، پھر اس شخص سے کہا جائے گا کہ قرآن پاک پڑھتے جاؤ اور (بلند درجات کے زینے) چڑھتے جاؤ، اور اس کے لیے ہر ہر آیت پر ایک ایک نیکی بڑھائی جائے گی"۔

ایک اَور حدیث شریف میں، حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «يُقَالُ -يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ-: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب فضائل القرآن، ر: ۲۹۱۵، صـ۶۵۵.

عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا»[1] "صاحبِ قرآن کو حکم ہوگا، کہ پڑھتے جاؤ اور (بلند درجات) چڑھتے جاؤ، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے؛ کہ تمہارا بلند مقام وہاں ہے، جہاں تم آخری آیت کی تلاوت کروگے"۔

حضراتِ ذی وقار! کلامِ ربّانی کا حفظ کرنا، اور اس کی تلاوت کا معمول بنانا، اللہ رب العالمین سے محبت کی ایک عظیم علامت ہے، جو لوگ قرآنِ پاک سے محبت کے باعث، اسے زبانی یاد کرتے ہیں، یا شب وروز اس کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں، اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، ان کا ظاہر بھی مطلعِ انوار، اور ان کا باطن بھی بُقعۂ نور ہوتا ہے، دنیا میں بھی ان کی قدر ومنزلت بلند کردی جاتی ہے، اور آخرت میں بھی ان کو مقاماتِ رفیعہ پر فائز کیا جائے گا۔

حافظ قرآن کے لیے چند ضروری آداب

برادرانِ اسلام! حافظِ قرآن کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے، وہ دینِ اسلام کا عَلَم بردار اور نمائندہ ہوتا ہے، لہذا حفّاظ کرام کے لیے چند آداب واُمور کو پیشِ نظر رکھنا بے حد ضروری ہے:

(ا) حافظِ قرآن کی حیثیت دینِ اسلام کے ترجمان کی سی ہے، لہذا اس کے قول وفعل میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیے! اس کا ہر عمل قرآنی تعلیمات کے مُطابق ہو!۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب فضائل القرآن، ر: ٢٩١٤، صـ٦٥٥.

(۲) حافظِ قرآن کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے، جس کے باعث اسلام مخالف قوّتوں کو دینِ اسلام کے خلاف، ہرزہ سرائی کا موقع میسّر آئے۔

(۳) جو طالبِ علم حفظِ قرآن کی سعادت سے سرفراز ہونا چاہتا ہے، اس کا مقصد صرف اللہ عَزَّوَجَلّ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے!۔

(۴) حافظِ قرآن کو چاہیے کہ قرآنِ مجید حفظ کرکے، اس کے عوض دنیاوی فوائد کی تمنا ہرگز نہ کرے!۔

(۵) حفّاظِ کرام کو چاہیے کہ قرآنِ کریم کی تلاوت، یا کسی کے گھر قرآن خوانی کے عوض اُجرت طلب نہ کریں، کہ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "اُجرت پر کلام اللہ شریف بغرضِ اِیصالِ ثواب پڑھنا پڑھوانا دونوں ناجائز ہے، اور پڑھنے والا اور پڑھوانے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اور اس میں میّت کے لیے کوئی نفع نہیں، بلکہ اس کی مرضی وصیت سے ہو تو وہ بھی وبال میں گرفتار۔ اور یہ کہنا کہ "ہم اللہ کے لیے پڑھتے ہیں، اور دینے والے بھی ہمیں اللہ کے لیے دیتے ہیں" محض جھوٹ ہے۔ اگر یہ نہ پڑھیں تو وہ ایک حبّہ (دانہ) ان کو نہ دیں، اور اگر وہ نہ دیں تو یہ ایک صفحہ نہ پڑھیں، اور شرعِ مطہّر کا قاعدہ کلیہ "المعروف کالمشروط" (معروف مشروط کی طرح ہے) اور جو حافظ اس کا پیشہ

رکھے فاسقِ مُعلِن ہے، اور فاسقِ مُعلِن کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی، کہ اسے امام بنانا گناہ اور جو نماز اس کے پیچھے پڑھی ہو، اس کا پھیرنا واجب (ہے)"[1]۔

(٦) ہر حافظِ قرآن کو چاہیے کہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن پاک کی دہرائی کرتا رہے، اس میں ذرا سی کوتاہی قرآنِ مجید بھولنے کا باعث ہو سکتی ہے۔ حفّاظِ کرام کے لیے قرآنِ پاک کو مسلسل یاد کرتے رہنا کتنا ضروری ہے، اس بارے امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں، اور اگر ان کی مُحافظت واحتیاط نہ کی جائے تو رہا ہو جائیں۔ اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے، اگر اسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا، پس تمہیں چاہیے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو، اس دَولتِ بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو!... اس سے زیادہ نادان کون ہے؟ جسے خدا ایسی ہمت بخشے (کہ وہ قرآنِ پاک حفظ کر لے) اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے؟ اگر قدر اس کی جانتا، اور جو ثواب اور درجات اس پر مَوعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا، تو اسے جان ودل سے زیادہ عزیز رکھتا!""[2]۔

---

(١) "فتاوی رضویہ" کتاب الاِجارہ، جلد ١٤/ ٢٣٦-٢٣٧۔

(٢) "فتاوی رضویہ" کتاب الحظر والاِباحۃ، قاریٔ قرآن کے فضائل، جلد ١٦/١٤٣۔

حفظِ قرآنِ کریم کی ترغیب

میرے دوستو، بھائیو اور بزرگو! مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بچی، حفظِ قرآن کی سعادت ہر مسلمان کی دلی آرزو اور تمنّا ہوتی ہے، لہٰذا اپنی اولاد کو حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے میں ان کی مدد کیجیے، قرآنِ کریم حفظ کروانے کے لیے استاد اور والدین دونوں کا تعاوُن ضروری ہوتا ہے، شدّت وسختی کے بجائے بچے میں رغبت وشَوق پیدا کیا جائے، ان کی حَوصلہ افزائی کے لیے انعامات کا اہتمام کیا جائے؛ کہ حَوصلہ افزائی سے انسان کے ارادے پختہ، اور شَوق میں اضافہ ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی بچے کا قاعدہ یا ناظرہ قرآن مکمل ہو، تو استاد ووالدین اس کی حَوصلہ افزائی ضرور کریں، اس موقع پر اسے قرآنِ کریم کا خوبصورت تحفہ، اور دیگر تحائف بھی پیش کریں، اور آئندہ بھی مزید شَوق، جذبہ اور اچھی کارکردگی کی صورت میں، مزید انعام دینے کا یقین دلائیں، اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ قرآنِ پاک سے بچوں کا تعلّق اور ذَوق وشَوق مزید پروان چڑھے گا، نیز دوسرے بچوں میں بھی حفظِ قرآن کا شَوق اور جذبہ پیدا ہوگا۔

بچوں کو وقتاً فوقتاً قرآنی واقعات اور صالحین کے حالاتِ زندگی سنائے جائیں، ان کے سامنے اچھی آواز سے تلاوت کر کے، انہیں بھی اس طرح پڑھنے کی ترغیب دی جائے، نیز اچھی آواز سے پڑھنے اور حفظِ قرآن کے فضائل سنائے جائیں؛ کہ قرآنِ کریم بروزِ قیامت اپنے پڑھنے والے کی سفارش وشَفاعت کرے گا، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ؛ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعاً

لِأَصْحَابِهِ»[1] "قرآنِ پاک پڑھو؛ کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا"۔ الغرض بچوں کو تعلیمِ قرآن کا شَوق دلانے، اور انہیں حفظِ قرآن پر آمادہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، اور جس بچہ یا بچی میں شَوق پائیں، اُس کے لیے فوری طور پر حفظِ قرآن کا انتظام واہتمام کیا جائے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں قرآنِ عظیم سے محبت عطا فرما، اسے مکمل مَعانی ومَفاہیم کے ساتھ سمجھنے کی سعادت نصیب فرما، قرآنِ مجید کو ہمارے دلوں کی بہار، آنکھوں کا نُور اور غموں کا مداوا بنا، ہمیں روزانہ اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما، اپنے بچوں کو حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنانے کی سعادت عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب فضائل القرآن وما يتعلّق به، ر: ١٨٧٤، صـ٣٢٥.

کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.